رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا
کروں گا دور اس سر سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

# فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر قاسم علی

جلد ۲ | یوم چہشنبہ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۰۷ء | نمبر ۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۴ اگست خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ میری حلق کی بیماری پھر عود کر آئی ہے اور حرارت بھی رہتی ہے ذرا حرکت سے تپ ہو جاتی ہے اسلئے تبدیل آب و ہوا کے لئے اسی ہفتہ کے اندر پہاڑ پر جانے کا ارادہ ہے جماعت کو فتنہ فساد کی باتوں سے بچنے اور خدا کے عطیہ اتفاق کی قدر کرنے کی ہدایت فرمائی

۲۔ حضور نے ایام علالت میں بھی دو نکاح پڑھائے ایک بابو رسول بخش صاحب سب اور سیر ہملیسی (ملتان) کا نکاح بابو غلام محمد صاحب نقلنویس کی دختر سے ۸۰۰ روپے مہر پر دوسرا مرزا معظم بیگ صاحب کلرک ترقی اسلام (جو نوجوان سعید ہیں) کا نکاح عارفہ کمری مرزا حسین بیگ صاحب کی لڑکی سے خدا اس جوڑے کو سلامت رکھے۔

۳۔ اس ہفتہ میر قاسم علی صاحب کنجاہ جلسہ پر گئے تھے کامیاب واپس آئے (۴) ولایت سے مفتی صاحب مکرم ایک شخص مسٹر ہیلنڈ اور ایک فوجی لفٹنٹ کے اسلام کی خوشخبری بھیجتے ہیں۔

## لنڈن میں تبلیغ اسلام

(نوشتہ جناب مفتی محمد صادق صاحب احمدی مشنری)

**علمی سوسائٹی** لنڈن میں ایک علمی سوسائٹی ہے جس کے سیکرٹری ایک نومسلم انگریز ڈاکٹر لیون ایم اے ہیں ایک دوست کی تحریک پر میں بھی اس کا ممبر بنا ہوں عموماً ہفتہ وار لیکچر ہوتے ہیں ڈاکٹر لیون بڑے قابل شخص ہیں آجکل ان سوسائٹی کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جسمیں سائنس اور آرٹ اور علم لسان پر مختلف اصحاب تقریریں کر رہے ہیں ایک جلسہ میں مختلف زبانوں میں تقریریں ہوئیں۔ میری تقریر اردو زبان میں ہوئی۔ جسکا ترجمہ بھی میں نے ساتھ ہی انگریزی زبان میں کر دیا ایک یہودی فاضل نے زبان عبرانی میں تقریر کی اور میں نے زبان عبرانی میں تقریر کی اور میں نے زبان عبرانی میں اسکا شکریہ ادا کیا۔ عربی۔ فارسی۔ روسی۔ فرانسیسی۔ پولش۔ ڈچ ناروجی ان۔ ایسے رنٹو۔ پنجابی۔ گجراتی وغیرہ زبانوں میں مختصر تقریریں ہوئیں جو سامعین کے واسطے بہت دلچسپی کا موجب ہوئیں۔ اس سوسائٹی کا ایک ماہوار رسالہ نکلتا ہے۔ جس کا نام خاکسار ہے ممبری کا سالانہ چندہ گیارہ شلنگ ہے ممبروں کو رسالہ کی قیمت نہیں لیجاتی۔

**لنڈن کا میلہ** اب سردی کا موسم گذر کر بہار آتی ہے اور درخت اور زمین سبزہ دکھائی دینے لگتی ہیں تو یہاں کی سیرگاہیں جنکو پارک کہتے ہیں۔ بہت لطف کی جگہیں ہوتی ہیں۔ ایک وسیع سیرگاہ میں جسکا نام ہیمسٹڈ ہیتھ ہے۔ ہر سال ماہ مئی میں میلا لگتا ہے یہ سیرگاہ کئی میل میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسکی زمین میں نشیب و فراز کے درمیان سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ اور مصنوعی جھیلیں تیار کی گئی ہیں لاکھوں آدمی میلے کے دن جمع ہوتے ہیں مگر بجز جھولوں کے کوئی تفریح کا اور سامان نہیں ہوتا بہت سی دکانیں لگتی ہیں جنمیں تماشا بازی کے ذریعہ سے اشیاء فروخت ہوتی ہیں یہ بھی ایک قسم کی قمار بازی ہے پولیس کا انتظام بہت اعلیٰ ہے باوجود اسقدر اجتماع کے کچھ تکلیف اور نقصان کا احتمال نہیں ہوتا۔

**پادری صاحب** ایک پادری صاحب ایک سیرگاہ میں کھڑے ہو کر وعظ کر رہے تھے اتفاقاً میں بھی وہاں پہنچا پادری صاحب نے اپنی ٹوپی زمین پر رکھی ہوئی تھی۔ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت نے کہا پادری صاحب اپنی ٹوپی سنبھالو کسی کی ٹھوکر لگجائے گی۔ پادری صاحب نے ٹوپی اٹھالی۔ سامعین میں سے کسی ایک نے کہا مجھے پکڑا دو۔ مگر پادری صاحب نے کہا کسی کو نہ دو سینے آگے تبرکہا لائے میں اپنی پاس رکھتا ہوں۔ پادری صاحب نے جھٹ مجھے دیدی۔ ایک صاحب بولے واہ! پادری صاحب! آپنے اپنے اہل وطن کا اعتبار نہ کیا اور ایک اجنبی کا اعتبار کیا۔ اسپر چار و نطرف سے پادری صاحب پر شرم شرم کے نعرے بلند ہوئے پھر سامعین کو مخاطب کر کے کہا۔ سامعین! آپ خفا نہ ہوں مجھپر اعتبار کرنیکے چند وجوہ ہیں۔ اول پادری صاحب کے خداوند یسوع مسیح ایشیائی تھے اور میں بھی ایشیائی ہوں دوم۔ یسوع مسیح صلیب سے بچکر ہندوستان چلے گئے تھے اور وہیں وفات پائی اور اسی جگہ دفن ہوئے اور ان کی قبر اب تک وہاں ہے اور میں بھی ہندوستان کا رہنے والا ہوں اسپر پادری صاحب بھی گھبرائے اور بعض سامعین بھی پھر تقریر کی اور بعض سامعین میرے طرفدار ہوگئے اور پادری صاحب سے جواب طلب کیا مگر وہ کچھ جواب نہ دے سکے سوائے اسکے کہ میں یہ باتیں نہیں مان سکتا۔

**ایک گرجا میں تبلیغ** گذشتہ اتوار کے دن میں ایک گرجا میں گیا۔ گرجا کے ختم ہونے پر میں نے کہا کہ میں پادری صاحب سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں سب لوگ جو گرجا سے نکلے کھڑے ہو گئے۔ میں نے ضرورت انبیاء پر ایک مختصر تقریر کی اور یہ ظاہر کیا کہ جیسا کہ مسیح عیسے سے قبل انبیاء کی ضرورت تھی ایسا ہی اسکے بعد بھی زمانہ کو ضرورت ہوئی اور اس کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو پیش کیا پادری صاحب تو بہت ہی گھبرائے مگر حاضرین میں سے تو دو لیڈیوں نے اور ایک مرد نے میری طرفداری کی اور اقرار کیا کہ بیشک ان دلائل سے جو آپنے پیش کئے ہیں وہ نبی تھے اسکے بعد حضرت مسیح کی آمد ثانی پر تذکرہ ہوا۔ اسمیں بعض نے میرے ساتھ اتفاق کیا۔ سامعین میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں لیکچر دیں وہ کہتے ہیں کہ گرجا بند ہے کہ پادری صاحب کی امید ہے کہ انشاء اللہ کسی دن وہاں میرے لیکچر اور تبلیغ اسلام کا انتظام ہو جائے گا۔

# دیوانہ بکار خویش ہشیار

حضرت دل آج کیوں پھر سوئے گڈھ نکر چلے
کیا نہ تھے اس روز سر پر سینکڑوں پتھر چلے

لنگڑوعے سے سڑوعے سے خبر آتی ہی کیا
دیکھئے گاڑی ہماری اسجگہ کیونکر چلے

ہر گھڑی آنکھیں لگی رہتی ہیں راہوں کیطرف
منٹگمری سے وہاں تک ایک ہی چکر چلے

کون جانے پاک پتن سے مرے راز و نیاز
کون لدھیانہ سے پٹی اور امرتسر چلے

لکھنؤ ہوتا ہوا مونگیر بھاگل پور میں
کون امروہہ۔ نجیب آباد پھر مکسر چلے

راہ میں ملتان ہے کوئی بہاولپور سے
سالکوٹی مرد جہلم شہر کے اندر چلے

قصبۂ کنجاہ سے پوچھے خبر مردان کی
پھر علیگڈھ اور کیمل پور میں ساغر چلے

لالہ موسیٰ سے میانی بھیرہ جھنڈ پور
وہم کے ہتوں پر نعرۂ اکبر چلے

دہلی میرٹھ پانی پت پھر رامپور
کوئی بتوں شملے۔ منصوری بکر و قمر چلے

کوئی ہو گجرات راولپنڈی جموں کاشمیر
سندھ بمبئی حیدرا۔ آباد پشاور چلے

مارشیس لنڈن میں مالابار پھر نائیجیریا
پہلے کچھ موجود ہیں کچھ اور نیک اختر چلے

لوگ سمجھینگے کہ دیوانے کی یہ بکواس ہے
بس قلم کو روک لیجے اب کاغذ پھٹ چلے

ایڈیٹر۔ ہمارے شاعر لغز گفتار نے مجھیں اپنی کہاں سے جدائی کسی حالت میں بھی گوارا نہیں غالباً عالم خیال میں یہ تبلیغی نظم فرمایا ہے۔ اسی لئے مادی رستوں سے کمال استغنا برتا گیا ہے اور نہ صرف پچھم بلکہ اتر دکھن کو بھی ایک کر دیا ہے۔

الراقم۔ جن احباب نے اپنا پتہ درست کرانا ہو بعد فجر میں اطلاع کریں

## (۲)

صبا جا کر مدینے میں رسول پاک سے کہیو
کہ امت نے امام رفعت کو تیری نہیں مانا
مسلمانو! تمہیں ذلت پہ ذلت کیوں اب آئے
کہ تمنے خوب جھٹلایا۔ رسول حق کا فرمانا
خبر دی تھی رسول حق نے جسکی اپنی امت کو
اسی پر کفر کا فتوے لگایا بے محابانہ
کسی پہلو تری فرقت میں کل پڑتی نہیں مجھکو
خدا کے واسطے صورت دکھا اے جان جانانہ
فرشتے دیکھکر مجھکو کہیں گے روز محشر کو
کہ دیکھو جھومتا آتا ہے وہ احمد کا مستانہ
چھلکتا دے خدا کے واسطے پیمانہ جلدی سے
کہ سسکے دور سے آیا ہوں ساقی تیرا میخانہ
زمانہ چھوڑ کر ہم آپڑے ہیں تیری چوکھٹ پر
کہاں جائیں مسیحا چھوڑ کر اب تیرا کاشانہ
یہ دیکھا قادیان میں ہمنے آکر ہر طرف حافظ
جسے دیکھو محمدؐ کا نظر آتا ہے دیوانہ

(۳) (ملا حافظ نعیم احمد خان اٹاوی)

ذکر جور و ستم فضول ہے آج
مدعا اپنا بے حصول ہے آج
آہ باد خزاں کے جھونکوں سے
خالی از رنگ و بو یہ پھول ہے آج
سرو جس باغ کے تھے زینت بخش
زینت اس باغ کی ببول ہے آج
چھوڑ صابر تو ذکر ماضی کو
داستان ظلم کی سب فضول ہے آج
ہو چکا۔ این مریم اب نازل
رحمت اللہ کا نزول ہے آج
مان لینا دعاوی احمدؐ
باعث تیزیٔ عقول ہے آج
چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج
آج مقبول قوم احمد ہے
جو دعا بھی کرے قبول ہے آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم


# اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۱۷ء


## فاروق اور اسکے خریدار

### نہ ملے گانہ ملے گا تو کچھ ہم مر نہ جائینگے
### خدا کا شکر ہی پہلے محبت آپنے کم کی

فاروق کی بہتھوڑے عرصہ سے بے ترتیب اشاعت ہو رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ خریداران کی بددلی اور اشاعت کی کمی ہونا چاہئے تھا سو ہوا۔ مجھے اسکا افسوس نہیں اسلئے کہ بے ترتیبی کہ فاروق بیشک وقت پر نہیں نکلتا بوجہ میری غفلت یا بے پرواہی یا عدم توجہی کے عمداً نہیں بلکہ اسکا موجب میری خوش نصیبی یا بخت بیداری ہے جس کا میں آگے چل کر تذکرہ کرونگا بنا بریں میں کمی خریداران سے جو نقصان اٹھا رہا ہوں وہ بمقابلہ اس منافع روز افزوں کے جو مجھے محض خدا کے فضل سے حاصل ہو رہا ہے کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور مجھے یہ بھی یقین ہے۔ کہ جو نقصان اخبار کو میری غیر حاضری سے کمی اشاعت کے ذریعہ پہنچ رہا ہے وہ بھی انشاء اللہ کسی نہ کسی راہ سے پورا ہو کر رہیگا کیونکہ یہ نقصان بطور امتحان ہے اگر میں اس امتحان میں پاس ہو گیا تو میرا خدا مجھے گھاٹے میں نہیں رکھیگا میں نے اس تحریر کے ذریعہ کوئی اپیل کرتا ہوں کہ خریداران موجودہ توجہ فرما کر فاروق کے لئے جدید خریدار دیں نہ میں کوئی عذر لنگ پیش کرتا ہوں کہ جس کو سن کر احمدی برادران مجھے معذور سمجھیں۔ میری غرض اس عرضداشت سے حقیقت حال کا اظہار ہے وہ بھی اسلئے کہ بعض احباب نے شکایتی خطوط لکھکر مجھے شرمندہ کرنا چاہا ہے اور آئندہ چار ماہ کے لئے جو وی پی صرف ایک روپیہ قیمت کے کئے گئے تھے اسمیں سے ڈیڑھ سو خریداران نے وی۔پی واپس کر کے یہ عذر کیا ہے کہ فاروق باقاعدہ شائع نہیں ہوتا اسلئے ہم آئندہ اسکی خریداری سے دست بردار ہوتے ہیں اس طرح بجائے چھ سو خریداران کے اب ۴۵۰ خریدار رہ گئے ہیں اور میں اس پر خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اتنے تو رہے لئن شکرتم لازیدنکم خدا قادر ہے کہ وہ چھ سو پورے کر دے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سو اے میرے محترم دوستو! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے ۱۵۰ خریدار کھو کر کیا حاصل کیا ہے؟ سنو اور غور سے سنو! کہ خدا کے فضل سے مجھے تین ماہ کے اندر خدمت اسلام و اشاعت سلسلہ کے ایسے موقعہ ملے ہیں جو شاید ڈیڑھ سو چھوڑ ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ کرنے پر بھی یہ ثواب اور یہ نعمت مجھے حاصل نہ ہوتی اللہ تعالےٰ نے جو بڑا ہی رحمان و رحیم ہے مجھے اس قلمی دینی خدمت سے جو بذریعہ فاروق میں کرتا تھا ترقی دینی چاہی کہ سفر کر کے لسانی خدمت سلسلہ بھی بجالاؤں اور اس خدمت پر مامور کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے دل میں ڈالا کہ وہ مجھے باہر تبلیغ کے واسطے بھیجے۔ چنانچہ اسنے اپنے ناچیز غلام خادم سلسلہ (قاسم) کو تین چار ماہ کے اندر وقتاً فوقتاً چند مقامات پر تبلیغ اور مباحثات کے لئے جانیکا حکم دیا الحمد للہ کہ خدا نے مجھے تعمیل حکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی توفیق عطا فرمائی اور بشرح صدر میں مندرجہ ذیل سفروں پر گیا۔ جنگہ۔ میرٹھ کانڈ گڑھ۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ زیرہ۔ ظفروال کنجاہ۔ اور ہر ایک جگہ سے حضرت فضل عمر کی دعاؤں سے میں مظفر و منصور واپس آیا اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے ذریعہ سے گیارہ غیر احمدی بطیب خاطر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اور تین مقامات پر کانڈ گڑھ لاہور۔ ظفروال خدا کے فضل سے اسلام کے دشمن فرقہ آریہ کو بتین اور شکست فاش دی اور اسلام و احمدیت کا بول بالا رہا۔ اب تم سوچو کہ اگر مجھے ڈیڑھ سو احمدی خریداران فاروق نے چھوڑ دیا تو یہ گیارہ شخص جو غیر احمدی سے احمدی ہوئے ڈیڑھ سو کا نعم البدل ہیں یا نہیں اور جو ثواب اس خدمت دین کا ہے وہ علاوہ ازیں رہا۔ پھر بھلا میں کیوں اس تھوڑے سے نقصان پر کفر نعمت کروں۔ کیونکہ وان کفرتم ان عذابی لشدید کی تہدید و وعید میرے سامنے ہے پس میں فاروق کو دیدہ و دانستہ غیر موقت الیشوع نہیں بنایا۔ یہ سب کچھ الٰہی ارادہ کے ماتحت ہوا۔ میں اپنی خواہش سے قادیان سے باہر نہیں جاتا اور نہ میرا دل قادیان سے باہر لگتا ہے مجھے ایک ہی شخصیت ہے جو قادیان سے باہر جہاں چاہے بھیجدے اور وہ شخصیت خدا کے مقرر کردہ خلیفۃ المسیح حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی ہے پس جسوقت اور جہاں جانیکے لئے مجھے میرا پیارا امام جو سب رشتوں اور تعلقات دنیوی سے اعلیٰ اور افضل ہے حکم دیگا میں وہاں ضرور جاؤنگا۔ اگرچہ میرا کتنا ہی دنیاوی نقصان ہو۔ ہاں اس حکم کے ماتحت باہر جانیسے اگر اخبار کی اشاعت کم ہوتی ہے تو ہو۔ اگر خریدار ناراض ہوتے ہیں تو ہوں اگر میرے دوست بدظنی کرتے ہیں تو کریں مجھے اسکی پروا نہیں میں جس کے ہاتھ بک چکا ہوں اسکا حکم مقدم سمجھتا ہوں ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

البتہ میں باوجود ایک دوسری خدمت کے سرانجام دینے کے فاروق کے ذریعہ ہی خدمت کرونگا انشاء اللہ اور فاروق کے پورے ۴۸ نمبر سال بھر کے خریداران کے پاس پہنچاؤنگا۔ اگر فاروق کے پہنچنے میں کچھ دیر ہو جایا کرے تو احباب گھبرایا نہ کریں۔ یہ ایک مذہبی اور دینی پرچہ ہے جسوقت بھی پہنچیگا اپنا لطف دکھائیگا کوئی دنیاوی اخبار تو نہیں کہ چار دن پیچھے پہنچنے پر باسی خبروں کا مجموعہ بن جائے۔ جس کو ردی کی ٹوکری میں پھینکنا پڑے فاروق کے تو خدا کے فضل سے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں جو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی مفید و بابرکت ثابت ہونگے۔ جس اخبار کی اشاعت اتنی قلیل ہو کہ چھ سو سے گھٹ کر چار سو رہ جائے وہ اخبار ایسے گرانی کاغذ وغیرہ کے زمانہ میں محض خدا ہی کے فضل سے چل سکتا ہے ورنہ ایک ہزار کم اشاعت کا اخبار تو ایک سال بھی پورا نہیں کر سکتا کہ بند ہو جاتا ہے شکر کرو کہ تمہارا فاروق زندہ تو ہے۔

## وی پی کا پرچہ

چار ماہ کے لئے جو اخبار وی پی بھیجا گیا ہے وہ نیا پرچہ اگست کا نہیں بھیجا گیا۔ کیونکہ بوجہ گرانی کاغذ فاروق اس قدر طبع کرایا جاتا ہے۔ جس قدر اسکے خریدار ہیں۔ اس لئے وی پی جو پرچہ بھیجا جاتا ہے وہ تازہ پرچہ نہیں ہوتا بلکہ فاروق کے پرانے پرچے وی۔پی کئے جاتے ہیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کی طرف سے وی پی وصول ہو جاتا ہے۔ ان کے نام اور نیا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح صرف نئے پرچہ کی حفاظت ہوتی ہے کہ وہ واپس شدہ کسی مصرف کا نہیں رہتا۔ ٹائٹل وغیرہ خراب ہو جاتا ہے پرانے پرچے وی پی کرنے سے مجھے دوہرا نقصان ہوتا ہے کہ ایک تو پرچہ فضول جاتا ہے دوسرے ٹکٹ ایک ایک پیسہ کا زاید لگانا پڑتا ہے مجھے اگر تازہ پرچہ بھیجا جاوے تو ایک پیسہ خرچ کرنے پر پرچہ وصول ہو گیا ہے اسپر لگا دیا جاوے مگر میں تازہ پرچہ کو بچانے کے لئے دو دفعہ ڈاک اور ایک پرچہ کا نقصان گوارا کرتا ہوں۔ احباب اس کا خیال نہ کریں ان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ ان کو تو تازہ پرچہ بہر صورت بھیجدیا جاتا ہے چنانچہ اب جن جن بزرگوں نے وی پی وصول کرنے ان سب کے نام نئے پرچے اگست کے بھیجدئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

## مولوی محمد احسن امروہوی نے سب رسولوں سے انکار کر دیا

بڑا امروہوی خدا اسے ہدایت بخشے نہایت نازک حالت میں جا رہا ہے جب سے حضرت مسیح موعود اور اس برگزیدہ نبی کی طیب وطاہر اولاد کی توہین و بے ادبی پر کمر باندھی ہے ایمانی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایک شرذمہ قلیلہ کو خوش کرنیکے لئے سوائے حضرت نبی کریم کے سب رسولوں سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے شاہی ہال پیامیہ بلڈنگس میں آتے ہی ایک خطبہ جمعہ بقول اکبر شاہ خان امیر قوم کے مورث اعلیٰ بنی امیہ کے بعض افراد کے تتبع میں منبر پر بیٹھکر پڑھا۔ جسے پیام کے جاہل از علم دین سر محرر نے فخر و مباہات سے شائع کیا۔ اسمیں یہ امروہوی مولوی علے الاعلان لکھتا ہے۔

"جس وقت تم باآواز بلند پکار کر کہتے ہو۔ اشہد ان محمداً رسول اللہ اور دن میں تیس مرتبہ اس شہادت کو دہراتے ہو تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے یہ ایک شہادت ہے۔ اور شہادت فریق ثانی[1] کے ہمیشہ خلاف ہوتی ہے تو جس وقت تمنے یہ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلعم ہی اللہ کے رسول ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ تمنے ان لوگوں کے خلاف جو کسی اور کو رسول بنائے بیٹھے ہیں (مثلاً حضرت مسیح موعود کہ حضرت موسیٰ وغیرہ کو بھی رسول سمجھتے تھے حضرت مولانا نورالدین کہ حضرت ابراہیم وغیرہ کو رسول مانتے تھے ناقل) آنحضرت صلعم ہی کی رسالت کی گواہی دی یعنے آپ ہی اکیلے رسول ہیں دوسرا کوئی نہیں (یعنی نہ حضرت موسیٰ رسول ہیں نہ حضرت ابراہیم نہ حضرت مسیح نہ حضرت عیسیٰ ابن مریم۔ ناقل) یہی حال تشہد میں ہے جہاں توحید کے ساتھ رسول کی رسالت ثابت ہو رہی ہے اور غیر محمد کی رسالت کی نفی ہو رہی ہے کیونکہ وہ بھی شہادت ہے۔ اور شہادت فریق ثانی کے خلاف ہوتی ہے۔

معزز ناظرین! بڈھے نے زور تو بہت ہی لگایا مگر مسیح موعود کی رسالت پھر بھی ثابت رہی کیونکہ یہ تو وہ رسالت مستحکم ہے کہ باوجود انکار کرنے بنوت سے تمام انبیاء کی پھر بھی قائم رہتی ہے بیچ دنیا کے۔ کیونکہ مسیح موعود کی رسالت اپنی رسالت مستقلہ نہیں بلکہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو بہ پیرایۂ دیگر جلوہ گر ہوتی ہے جبھی حضور نے لکھا ہے کہ محمد کی نبوت محمد کے پاس ہی رہی (صلے اللہ علیہ وسلم) پس کیونکر انکار ہو سکتا ہے اس نبوت کا جب تک کوئی کھلا کھلا بے ایمان نہ ہو جائے انکار کر کر حضرت محمد مصطفےٰ کی نبوت تامہ کاملہ مطہرہ مقدسہ کا ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔ امروہوی صاحب کی اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں آپ کی نبوت کے ماننے سے تمام انبیاء کی نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے جیسا آخر پیغام والوں کو کرنا پڑا۔ اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ ہم

"اذان تکبیر اور تشہد میں غیر محمد کی رسالت اور نبوت کی نفی کرتے ہیں"

[1] فریق ثانی کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ کے سوا اور بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہیں جن پر ایمان لانا فرض ہے اور نفس تشہد میں سب رسول

اور صاف ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت ابراہیم حضرت نوح تمام انبیاء اولوالعزم غیر محمد ہی ہیں ہاں ایک مسیح موعود ہے جس نے فرمایا من فرق بینی وبین المصطفےٰ فما عرفنی ومارائی۔ اسکی نبوت سے انکار کرنے کے لئے کوئی اور کلمہ شہادت ایجاد کرو۔ وما ذلک منکم ببعیدۃ

## احمدی جماعت پر نہیں حضرت مسیح موعود پر حجت ہے

اگلے عقائد حقہ چھوڑنے کے بعد جب سید محمد احسن صاحب اپنا وطن چھوڑ کر لاہور آگئے تاکہ ہمارے ڈاکٹرین جو سعادت ابتک حاصل کرتے آئے ہیں (یعنی یہ کہ سلسلہ احمدیہ کے بڑے آدمیوں کی جان انہی کے ہاتھوں میں نکلے اس سے محروم نہ رہیں تو پیغام کے مدیر بے پیر نے شائع کیا کہ فاضل امروہوی کا لاہور آنا محمودیہ جماعت پر حجت ہے میں کہتا ہوں احمدیہ جماعت پر کیا حجت ہوئی ہے صاف کہو مسیح موعود پر حجت کہ وہ عمر بھر نور لگاتے رہے اور تاکید فرماتے کہ سید صاحب قادیان آجاؤ مگر وہ نہ آئے پھر خلیفہ اول کے عہد میں بھی سید صاحب کے دوستوں نے انہیں تحریک کی لیکن یہی جواب ملا کہ لاہجرۃ بعد الفتح اب مولوی محمد علی صاحب کی قوت مقدرہ ایسی زبردست ہے کہ مع اہل و عیال تشریف آوری ہو گئی گو حالات سے ظاہر ہے کہ وظیفہ بند ہو جانیکے بعد تمام اخراجات متعلقہ کا چلنا بدوں اس صورت کے ناممکن تھا مگر خیر ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ایک الہامی مصرعہ میں تصرف بیجا کرنیکی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ یعنی

از پئے آں محمد احسن را ÷ تارک وطن و دار مے بینم

یہ لفظ وطن نہیں بلکہ وَطَن ہے اور وطن پڑھنے سے مصرعہ ناموزون ہو جاتا ہے تعالیٰ شانہ عن ذلک۔ یہاں ایک شخص رہتا تھا جو پیغام کی نامہ نگاری بمقابلہ الفضل کیا کرتا جسے حضرت خلیفہ اول نے دیوث خطبہ جمعہ میں فرمایا اسنے ایکدفعہ حضرت مولانا نورالدین کے دہن مبارک سے یہ مصرعہ نکلنے کی جھوٹی خبر شائع کرائی ؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت کمال دین بودے حضور خلیفہ اول نے خطبہ جمعہ میں انہی کے ایک معاون اکبر سے شہادت دلائی کہ یہ مصرعہ موزون ہی نہیں بن سکتا اسی طرح یہ معاملہ ہے پس محمد علی کی مسیحیت و مہدویت کے لئے کوئی اور الہامی مصرعہ تیار کرو انہی کلام میں تصرف ممکن نہیں جو کریگا پکڑا جائیگا اور بجز تعجب نہیں جو امروہوی حضرت خطبہ پڑھ بھی چکے ہوں کہ شیعوں کے مقتدا علی ہیں اور تمام مسلمانوں کے محمد خدا نے دونوں نام جمع کر کے

بقیہ ۱۲ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ثلث القرآن فی رمضان

۷۲۔ حسدًا من عند انفسھم۔ حسد تمہاری کسی کارروائی کی وجہ سے نہیں ہوا۔ بلکہ اندر ہی اندر پیدا ہو گیا ہے غلط فہمی بھی نہیں بلکہ حق ظاہر ہونے کے بعد

۷۳۔ ھود۔ ہادی سے ہے یعنی وہ جو توبہ کرے اور حق کی طرف لوٹ جائے یہاں یہودی معنی نہیں۔

۷۴۔ تلک امانیھم۔ سخنہائے بلا دلیل۔

۷۵۔ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن آمیں سچے مذہب کا اصول بتایا ہے اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا۔ ترک رضا خویش پئے مرضی خدا + راضی ہیں ہم اسی میں جسمیں تیری رضا۔

دوم۔ وہ محسن ہو جو کسی نے اس سے لینا ہو۔ اس کا پنج حق سے کم لے۔ جو دوسرے کا حق ہو نا اس سے زیادہ ادا کرے (ب) اخلاص والا کسی قسم کی منافقت یا شبہ نہ رکھنے والا۔ غرض خدا سے تعلق مضبوط ہو۔ اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا ہمدرد ہے۔ (ختم ۴½ بجے)

## چودھواں رکوع

(بعد از نماز عصر ۵ بجے)

۷۶۔ من اظلم۔ تین گروہوں کو فرمایا۔ ایک مفتری علی اللہ ایک مکذب آیات اللہ کو۔ تیسرے مساجد سے روکنے والوں کو۔ اظلم کون ہے حضرت مرزا صاحب؟ یا وہ جو ان کو نہیں مانتے۔ تو مساجد کے روکنے کے فعل نے ثابت کر دیا کہ اظلم خدا کے نزدیک کون ہے ہم تو نہیں کیونکہ ہم کسی کو مسجد سے نہیں روکتے غیر احمدی روکتے ہیں ہمیں

۷۷۔ حق تلاوتہ۔ جو حق تلاوت ادا کریگا وہ ضرور قرآنمجید پر اور اس علم پر جو لایا ایمان لائے گا۔ الکتب سے مراد قرآن مجید بھی ہو سکتا ہے یتلونہ کے معنے ہیں اسکا حق اتباع ادا کرتے ہیں۔

۷۸۔ عدمت۔ خدا کے حکم کے ماتحت کرو تو پھر بھی دعا سے غافل نہ ہو۔

## پندرھواں رکوع

۷۹۔ سفہ نفسہ۔ بیوقوف بنایا اپنے آپ کو (۲) اپنے نفس کو بھلا دیا ہو۔ (۳) تباہ کر لیا اپنے نفس کو

۸۰۔ حنیفًا۔ جو مشرک نہ ہو۔ تمام احکام الٰہیہ کو تسلیم کرے۔ آگے اسی معنے کی تشریح ہے۔

۸۱۔ ءانتم اعلم ام اللہ۔ یعنی تم اپنی مسلمہ کتاب ہی میں دیکھ لو۔ کہ حضرت ابراہیم موسیٰ سے پہلے تھے پس وہ کیسے یہودی و نصاریٰ ہو گئے۔

# پارہ دوم

## پہلا رکوع

۸۲۔ قرآن کریم بات کو ایسے طور پر پیش کرتا ہے۔ کہ لوگ انکار کی طرف نہ جائیں۔ بلکہ اقرار کریں۔ دوم۔ وہ بات پیش کرنے سے پہلے ان باتوں کا جواب دے لیتا ہے جو دل میں پیدا ہو کہ اصل حکم سے برگشتہ کرنیوالی ہو سکتی ہیں۔

سیقول السفھاء میں سمجھا دیا کہ تحویل قبلہ پر اعتراض کرنے والے بیوقوف ہیں پس تمہارے دل میں کوئی خیال اٹھے تو سمجھ کر منہ سے نکالنا۔

۸۳۔ کذالک جعلنا کم۔ جس طرح ہدایت دی اسی طرح امۃ وسطی بنایا۔

(ب) وسطا اعلیٰ وجہ کی (کنتم خیر امۃ (درست) امت محمدیہ آخری ہے۔ زمانہ کے لحاظ سے وسطی نہیں کہہ سکتے نہ درجہ کے لحاظ سے کیونکہ وہ سب سے اعلیٰ ہے) پس اعمال کے لحاظ سے وسطًا ہوئی افراط تفریط سے محفوظ

۸۴۔ وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا۔ یعنی وہ قبلہ جس پر پہلے تو تھا وہ استحانی طور پر تھا اصل نہ تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبلہ اصل مقصود نہیں ہوتا۔ کیونکہ اصل مقصود بدلا نہیں جاتا۔ اور یہ بھی کہ بیت المقدس بحکم ربی قبلہ تھا۔

۸۵۔ ممن ینقلب۔ اس سے ممتاز ہو کر جو اپنے ایڑیوں کے بل لوٹے۔

## دوسرا رکوع

۸۶۔ ولکل وجھۃ۔ جہۃ رستہ ہر چیز کی طرف توجہ ہو۔ دنیا اپنے اپنے کام میں لگی ہے تمہارے لئے دربار میں اکیلے پیش ہو کر اپنے آقا کو خوش کرنے کا موقعہ ہے نیکیوں کی طرف آپ کو ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔

۸۷۔ من حیث خرجت۔ یہاں جنگ کے لئے نکلنا مراد ہے ہر جہاد میں تمہاری مراد فتح مکہ ہو۔

۸۸۔ حیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ۔ سوائے محمد رسول اللہ کے بعد فرمایا کہ کسی کے ساتھ تعلق نہ توڑنا۔

# ۲۵ جون ۱۹۱۷ء

جو تیسرا روزہ۔ ۳½ بجے

۸۹۔ فاذکرونی۔ وعدے کا رسول آگیا اور اس نے آکر تزکیہ نفوس تعلیم کتاب و حکمت شروع کی۔ اب اس سے فائدہ اٹھانا تمہارا کام ہے اگر تم میرے حکم کی تعمیل کرو گے تو میں تمہیں وہ انعام دونگا جسکا وعدہ ہے۔

## تیسرا رکوع

۹۰۔ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ مندرجہ بالا حکم کی تعمیل میں مشکلات ضروری ہیں۔ ان پر صبر کا حکم فرمایا۔ کہ یہ جسمانی طریق ہے دوم دعا کا ارشاد کیا کہ یہ روحانی طریق ہے مشکلات پر غالب آنے کا۔

الصبر (۱) جزع فزع سے رکنا (۲) کام کے رستے میں جو روکیں آئیں بر نگ خوف یا حرص ان کی پروا نہ کرنا (۳) سامان جتنے حصول کامیابی کے لئے ہیں۔ انہیں جمع کر لینا۔

۹۱۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ الفاظ کا بڑا اثر ہوتا ہے مسمریزم کی بنیاد اسی بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بھی ترقی کا ایک طریق بتایا کہ اپنے مقتولوں کو کبھی مردہ نہ کہو بلکہ زندہ کہو فنا تو وہ ہوتا ہے جو ناکام رہتا اس آیت میں مختلف حیات وموت سمجھایا۔

۹۲۔ ونقص من الاموال والثمرات۔ ثمرات سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ تم کام کرو گے بعض وقت اسکے فاتح تمہاری امید کے موافق نہ نکلینگے۔

۹۳۔ انا للہ۔ ہم سب اللہ کے ہیں یہ جانے والا بڑا خوش قسمت ہے جو اپنے مولیٰ کے سامنے پہلے پہنچ گیا (۲) انا الیہ راجعون جب سب وہیں جانے والے ہیں تو پھر نوحہ کیسا ایک سفر برس کے صحابی کو کسی نے کہا کہ رسول کریم شہید ہو گئے اسنے کہا پھر بھی وقت لڑنے کا ہے چلو رسول گئے اور ہم بھی ہمیں جانا چاہیئے

۹۴۔ ہیں الصفا والمروۃ۔ پچھلی بات کا ثبوت دیا مثال سے اور ایک حکم بھی دیدیا۔ کمال اعجاز قرآنی

۹۵۔ ان الذین یکتمون ما انزلنا۔ ماجرہ اور اسلمیں کے درجہ کو کم دکھانے کے لئے یہ واقعہ اور طرح پر بیان ہوا ہے اسلئے ان پر غضب کا اظہار فرمایا۔

۹۶۔ ویلعنہم اللعنون۔ لعنت (خدا کی رحمت سے دور) کرتے ہیں وہ جو رحمت سے دور کرنیکا حق رکھتے ہیں ہر ایک نہیں (شیعہ کا رد)

۹۷۔ والناس اجمعین۔ یہاں لعنت کے اور معنے معلوم ہوتے ہیں۔ شریر کو شریر ہی کہنا پڑتا ہے۔

(۵ بجے ختم)

## چوتھا رکوع

(بعد از نماز عصر ۵½ بجے)

۹۸۔ ان فی خلق السموٰت والارض۔ اسکی تشریح سورہ ملک میں فرمائی۔ طباقاً سے مراد یہی ہے کہ ایک دوسرے سے مطابقت رکھتی ہے۔ نظام عالم کی یکجہتی دلالت کرتی ہے کہ یہ ایک اعلیٰ ہستی کے ارادہ کے ماتحت چل رہی ہے۔ آگے اختلاف اللیل والنہار الفلک التی تجری وما انزل اللہ من السماء رحمانیت رحیمیت کے دلائل ہیں اس ظاہری سامان کے مقابلہ میں باطنی بھی ہے اور ان سے ملائکہ انبیاء کلام الٰہی کا ثبوت ملتا ہے تصریف الریاح والسحاب المسخر اسکا تعلق رحیمیت سے ہے اسی لئے ہوا اور بادل کو تصریف والمسخر سے مقید فرمایا۔ تاکہ ظاہر ہو۔ کہ یہ وہ ہوا بادل ہی جو رحیمیت کے ماتحت بطور انعام یا عذاب آتا ہے۔

۹۹۔ ان القوۃ۔ ای تعلموا ان القوۃ للہ جمیعاً ط

۱۰۰۔ تقطعت بہم الاسباب۔ تقطعت عنہم (ب) بمعنے عن ان سے سب رشتے کٹ جائینگے (جیسے سب جاتے رہے)

(۲) ان کے کفر کی وجہ سے ذرائع کامیابی ان کے لئے نابود ہو جائینگے (۳) کاٹ دینگے ان کو اسباب۔ جن سامانوں پر انہیں بھروسہ ہے وہی ان کی تباہی کا موجب ہو جائینگے (ب) بمعنے معیت وہ نہ صرف خود غرق ہونگے۔ بلکہ ان کے وسائل بھی غرق ہو جائینگے۔ (۵) ان کے رشتے کٹ جائینگے۔ وہ جو ان کے آپس کے تعلقات اتحادیہ ہیں وہ کٹ جائینگے۔ نفسی نفسی پڑ جائے گی۔ (۶) سبب وہ ذریعہ جس سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکیں جن ذرائع کو انہوں نے منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اختیار کیا ہے وہ کٹ جائینگے (۷) سبب کے معنے رستہ ان میں اختلاف ہوگا کوئی کوئی بچاؤ کا طریق اختیار کریگا کوئی کوئی مختلف رستہ۔ (۸) اسباب کے معنے ان کی دوستیاں ٹوٹ جائینگی۔ یہ آٹھ معنے ہوئے۔

## پانچواں رکوع

۱۰۲۔ حلالاً طیباً۔ قانون شریعت کے ماتحت یہ بھی کہ قانون صحت کے بھی مطابق ہو۔ کچا آٹا حلال ہے۔ مگر پھلکنے سے صحت بگڑ گئی۔

۱۰۳۔ بما لا یسمع الا دعاء۔ حیوان صرف آواز پہچانتا ہے معنے نہیں سمجھتا اسی طرح یہ لوگ اپنے اپنے عقیدہ کے پیچھے ہیں۔ خواہ وہ ان کو تباہ ہی کر رہے ہیں۔ یہ ان کے وعظوں اور قولوں پر ایسے بھچے ہوئے ہیں (۲) یا سیدنا محمد رسول اللہ کی باتیں نہیں سمجھتے محض بہرا خفش۔

۱۰۴۔ فمن اضطر۔ یہاں صرف بقدر قوت لایموت کھانے کی اجازت ہے کسی اور بات کے متعلق نہیں حرام چیز کھانے کا تو ذکر ہی نہیں پڑتا اور صرف اسکی ذات کے متعلق ہے اسلئے اجازت ہوئی مگر جھوٹ یا اس قسم کے گناہ جن کا اثر دوسروں پر پڑتا ہے اور جو اصل مقصود کے خلاف ہے ان کی اجازت نہیں۔

۱۰۵۔ ولا یکلمہم اللہ۔ قیامت کے دن خدا پاکوں سے بولیگا مگر یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان سے قیامت کو بھی نہیں بولیگا

## چھٹا رکوع

۱۰۶۔ البر۔ بمعنی بار (نیکی کرنے والا) (۲) لکن ذا البر لکن البر بر من (حذف مضاف) (۳) من آمن سے مراد۔ الایمان باللہ

(ب) علیٰ حبہ۔ باوجود مال کی محبت کے مال دیتا ہے (۲) حب اللہ غرض نمونہ نہ ہو۔ (۳) علیٰ حب ایتاء المال مال دینے کی محبت ہو۔ کسی کے اصرار والحاح سے نہیں بلکہ دلی شوق ہو۔

۱۰۷۔ والصابرین۔ پچھلے لحاظ سے الصابرون آنا مگر ایسا نہیں اسکی وجہ یہ کہ مقام مدح پر اطناب چاہیئے۔ رفع کو نصب سے نصب کو رفع سے بدل دینا ابو علی فارسی پسند کرتا ہے مرکب بننے سے جملہ زیادہ ہو کر اطناب ہو جاتا ہے۔

۱۰۸۔ فی القتلی۔ یہ تمام مقتولین کے متعلق حکم آگیا ہے کہ قصاص الحر بالحر بطور مثال ہے یہ نہیں کہ حر عبد کو مارے تو قصاص نہ ہوگا یا کم ہوگا۔

۱۰۹۔ للوالدین والاقربین۔ یہ آیت منسوخ نہیں مثلاً کافر وارث نہیں ہوتا صلہ رحمی کے طور پر دیدینا چاہیئے (ب) یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ ہر مومن وصیت کرے کہ میرا مال بالمعروف یعنے شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے آجکل تو ضروری ہے اسکی خلاف ورزی ہو رہی ہے (ج) جنف کمی اثم زیادتی

## ساتواں رکوع

۱۱۰۔ اسلوب قرآن دیکھو۔ روزے کا حکم دیا۔ مومنو! سے شروع کر کے ہمت بڑھانے کے لئے (ب) پہلوں نے بھی رکھے ہیں اسلئے بوجھ نہ سمجھنا۔ (ج) تھوڑے ہی دنوں کے ہونگے گھبراؤ نہیں (۲) پھر خیال اٹھتا ہے۔ کہ آدمی مریض اور مسافر ہوتا ہے فرمایا دوسرے دنوں میں رکھ لیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدی مذہب کے مسلمان

(از جناب حکیم احمد حسین صاحب احمد)

(گذشتہ سے پیوستہ)

**دعوی امامت** حضرت مرزا صاحب موصوف کا دعوی امامت اس حدیث کی بنا پر ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالے ایک مجدد یعنے امام مقرر فرماویگا جو دین محمد صلعم کی تجدید کریگا اب جائے غور ہے کہ جب پچھلی تمام صدیوں میں مجدد اور امام ہوتے چلے آئے ہیں اور کوئی صدی خالی نہیں گئی۔ اور کبھی یہ ثابت نہیں ہوا کہ آنحضرت صلعم کا یہ قول غلط نکلا ہے تو تم سوچو کہ چودھویں صدی امام یا مجدد سے کیوں خالی رہے گی اور کیوں کوئی امام اس صدی کے سر پر دعوی کرنے والا نہ ہوگا۔ مرزا صاحب کا دعوی چودھویں صدی کے سر پر ہوا اور وہ بھی الہام کی بنا پر۔ پھر اگر وہ امام یا مجدد نہیں تو تم بتاؤ کہ پھر اس صدی کا امام یا مجدد دوسرا کون ہے اگر تم کہو کہ امام کی ضرورت نہیں تو تم آنحضرت صلعم کی تکذیب کرتے ہو کیونکہ یہ حدیث مشکوۃ میں موجود ہے اور ہمارا اس کی صداقت فعل الہی سے ثابت ہو چکی ہے اور اگر کہو کہ مرزا صاحب کو ہم مجدد یا امام تو مان لیتے مگر آپکے دیگر دعوے کو ہم تسلیم نہیں کرسکتے تو اسکا یہی جواب ہے کہ مجدد یا الہام خدا سے خبر پاکر دنیا کو اپنا منجانب اللہ ہونا ظاہر کرتا ہے اور اس کا دعوی قرآن اور صحیحہ کے خلاف نہیں ہوتا اور اگر جھوٹ بولے یا افترا علی اللہ کرے تو وہ اظلم ہوتا ہے پھر امام نہیں ہو سکتا۔ جب تم اسے امام یا مجدد تسلیم کرتے ہو تو پھر اس کے دیگر دعووں کو تسلیم کرنے میں کیا حرج ہو سکتا ہے جبکہ وہ دعوی بھی قرآن اور حدیث اور الہام کی بنا پر ہیں۔ قرآن شریف جو خدا کی سچی اور کامل آخری کتاب ہے اسمیں اللہ تعالی فرماتا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم وصف فرماتا ہے اللہ تعالے (وعدہ اٹل ہوتا ہے اگرچہ بعید دعا اور توبہ تضرع اور زاری سے ٹل جاتی ہے کہ تیری امت میں ایمان والے جو صالح بندے ہونگے۔ انکو موسی کے خلفا کی طرح جو تجھ سے پہلے ہو چکے ہیں۔ تیرا خلیفہ کرونگا۔ اب جائے غور ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام حضرت موسی کے آخری خلیفہ حضرت موسی سے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے تھے جو صرف رسولاً الی بنی اسرائیل تھا ان کے لئے خدا کا یہی حکم تھا کہ وہ سوائے بنی اسرائیل کے کسی بھی دوسری قوم کو ہدایت اور رسالت نہ پہنچائیں اسلئے انہوں نے کبھی بھی اور کسی وقت بھی خدا کے حکم کے خلاف نہ کیا ہے اور نہ کرسکینگے چنانچہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک غیر قوم کی عورت ان کے پاس آئی تو اس کو آپ نے یہ کہکر جواب دیدیا کہ میں بنی اسرائیل کی بھی قوم کے لئے مخصوص ہوں اور یہی مضمون قرآن سے بھی ثابت ہے جیسا کہ فرمایا کہ وہ رسول خدا صرف بنی اسرائیل کی طرف پس قرآن کی یہ وحی قیامت تک نہ ٹل سکتی ہے اور نہ اس کے خلاف کبھی ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسے آخری زمانہ میں آکر تمام دنیا کو مسلمان کرینگے جبکہ نبوت بنی اسمعیل کے گھرانے میں منتقل ہو چکی ہے اور آنحضرت صلعم تمام دنیا کے لئے رسول مقرر ہو چکے ہیں تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ پھر دوبارہ رسالت اور ہدایت کا کام بنی اسرائیل کے ایک فرد کی طرف عود کریگا اور آنحضرت صلعم کی ذریت اولاد اور آپکی امت کو چھوڑ کر خدا یہ عظیم الشان کام ایسی قوم کے حوالے کریگا جو اسکی اہل نہیں حضرت عیسے علیہ السلام کو تو صرف توریت کا یا انجیل کا ہی علم دیا گیا تھا وہ قرآن کی اشاعت کیسے کرسکتے ہیں اور پھر وہ وید ژند اور دیگر مذاہب کی کتابوں کی غلطی کس طرح بیان کرسکینگے اور کس طرح لوگوں کو ان کے مذاہب سے پھرا کر اسلام کی طرف لاسکینگے کیا آخری زمانہ میں ان کو علم لدنی دیا جائیگا اور کیا وہ آنحضرت صلعم کی طرح بغیر سیکھے ہوئے دنیا کے لوگوں کو قرآن اور اسلام کا سبق دینگے اگر یہی تمہارا عقیدہ ہے تو پھر بتاؤ کہ آنحضرت صلعم کی کیا خصوصیت رہی۔ پس یاد رکھو کہ حضرت موسی کے خلیفہ حضرت عیسے کی طرح جو خلیفہ آیت استخلاف کی بنا پر چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوگا وہ مسیح موعود ہوگا جو مسیح محمدی کہلائیگا۔ اور جو آنحضرت صلعم کی امت میں سے ہوگا اور جس نے آنحضرت صلعم کی پیروی سے یہ فیض پایا ہوگا اور وہی تمام دنیا کے لئے رسول ہوگا کیونکہ جس کا وہ غلام یا خادم ہے وہ بھی تمام دنیا کا رسول اور خاتم النبیین مانا گیا ہے مسلم کے لفظ پر غور کرنے سے یہ یقین ہو سکتا ہے کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ حضرت عیسے کو یہ بات اس لئے حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کا مبعوث صرف رسولاً الی بنی اسرائیل کی حد میں محدود ہے آخری زمانہ میں آکر تمام دنیا کو ہدایت کرنا یہ منصب ان کو کبھی نہیں ملا ہے اور نہ مل سکتا ہے کیونکہ وہ صرف ایک قوم کے رسول تھے اور یہ کہنا کہ وہ امتی ہوکر آئینگے یہ امر بھی مذکورہ بالا آیت کے خلاف ہے کیا جب وہ امتی ہوکر آئینگے تو اس وقت تم قرآن سے رسولاً الی بنی اسرائیل کو نکال دوگے۔ یا اللہ کے یہ کلمات بدل جائینگے حالانکہ لاتبدیل لکلمات اللہ پڑھتے ہو کچھ خوف خدا کرو۔ تحریف کرنے والی قوم کا کیا حشر ہوا ہے۔ تمہاری عبرت کے لئے وہ کافی تھا۔ پھر جب تم حضرت عیسے کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ وہ رسول بھی ہوگا اور امتی بھی پھر میں کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے رسول اللہ کا غلام یعنی مسیحیت ایسا ہے جو امتی بھی ہے اور رسول بھی پھر تم اسے کیوں تسلیم نہیں کرتے جبکہ وہ عین ضرورت حقہ پر نازل ہوکر ثبوت اور دلائل سے اپنے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کرا چکا ہے اور جس کے بعد اسکی قائم کردہ پانچ لاکھ سے زیادہ کی جماعت اور اسکا قائم مقام خلیفہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے مجسم نشان موجود ہیں۔ پس قرآن کی منشاء کے خلاف معنی مت کرو۔ وہ فرماتا ہے کہ خلفاء نبی صلعم منکم سے ہوگے اور خلفاء موسی علیہ السلام کے مثیل ہونگے پس جب موسے سے تیرہ سو برس کے بعد عین چودھویں صدی کا مجدد یا امام یا خلیفہ حضرت عیسے علیہ السلام رسول اور نبی ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خلیفہ خاتم الخلفاء جو وہ بھی چودھویں صدی کے سر پر امام یا مجدد یا خلیفہ ہوگا وہ کیوں مسیح رسول اور نبی نہ ہوجبکہ آنحضرت صلعم کے خلفاء میں مماثلت تامہ پائی جانی ضروری ہے۔ یستخلف الذین من قبلھم کو غور سے پڑھو۔ آنحضرت صلعم کا خاتم الخلفاء مسیح محمدی ہوگا۔ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو آنحضرت صلعم کی پیروی سے اس مرتبۂ رسالت اور نبوت پر پہنچیگا آیت استخلاف کی یہی منشا ہے اور یہی وہ فخر ہے جو آنحضرت صلعم کے سوا دنیا میں کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔ اور کوئی شخص کبھی بھی کسی کی پیروی سے نبوت کے مرتبہ تک نہیں پہنچا ہو پہلے جس قدر نبی آئے وہ براہ راست نبی تھے مگر مسیح موعود آنحضرت صلعم کی پیروی سے نبی ہوئے نفس نبوت میں پہلے نبیوں اور مسیح موعود میں کوئی فرق نہیں فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے کسی کی پیروی سے نبی نہیں ہوئے اور مسیح موعود آنحضرت صلعم کی امت میں سے ہوکر آپکی اتباع سے اس مرتبہ تک پہنچا اور یہی مطلب خاتم النبیین کا بھی ہے ایکطرف حدیث کہہ رہی ہے کہ ہر صدی کے سر پر امام ہوگا دوسری طرف آیت استخلاف فرما رہی ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر جو خلیفہ آنحضرت صلعم مبعوث ہوگا وہ مسیح رسول یعنے امتی نبی ہوگا۔ پس حدیث اور آیت مذکورہ دونوں کو ملانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کا امام ہی مہدی اور مسیح ہوگا جو آنحضرت صلعم کی پیروی سے نبی اللہ ہوگا مماثلت تامہ کے لئے نبی کا خطاب پانا ضروری تھا چونکہ سلسلہ کی ابتدا اور انتہا کی مماثلت کو ظاہر کرنا ضروری تھا اسواسطے آنحضرت صلعم نے اپنے آخری خلیفہ کو نبی اللہ کہا تا کہ مسیح ناصری یعنی خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کامل مماثلت ثابت ہو جائے اور کما کا لفظ بھی مماثلت تامہ کو چاہتا ہے پس مسیح ناصری کے مقابلہ پر حضرت مسیح موعود چودھویں صدی کے امام ہیں چونکہ حضرت عیسیٰ صرف بنی اسرائیل قوم کے ہی رسول تھے اسواسطے وہ سلسلہ محمدیہ میں اگر کسی قسم کا دخل نہیں دے سکتے انکی امت کی اصلاح کرنے کی طاقت تو خدا نے آنحضرت صلعم اور آپکے خلفاء کو ہی عطا فرمائی ہے مگر یہ کہیں نہیں فرمایا کہ امت محمد صلعم کی اصلاح کی طاقت کسی بنی اسرائیل کے نبی کو بھی دی گئی ہے کچھ شک نہیں قرآن اور حدیث کے خلاف یہ عقیدہ رکھنا کہ کسی وقت مسیح ناصری علیہ السلام جو صرف رسولاً الی بنی اسرائیل تھا آسمان سے نازل ہوگا اور وہ اس طرح آئیگا کہ اسکی آمد کی مثال دو پہلوں میں اور دو پہلوں میں پائی گئی اور وہ آکر دنیا کو مسلمان کریگا اور امت محمد صلعم کی بھی اصلاح کریگا اور وہی ایک ایسا ہوگا کہ مفاسد عظیم کی اصلاح کا بیڑا صرف اسکے سر پر ہوگا جائیگا۔ دراصل آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرنا ہے حقیقت میں وہ مرتد ہے جو آنحضرت صلعم کی قوت قدسی سے اعراض معنوی کرتا ہوا موسوی کہلاکر بھی دوسروں کو یہ بتاتا ہے کہ کسی زمانہ میں مسلمان یعنی کلمہ محمد صلعم پڑھنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی محتاج ہونگے جو رسولاً الی بنی اسرائیل ہے گویا وہ یہ بتاتا ہے۔ کہ آخری زمانہ کے مفاسد کی اصلاح اور عقائد دجال پر روحانی فتح پانے کی قوت آنحضرت صلعم کی امت میں سے کسی ایک شخص کو بھی نہیں ملی۔ اور نہ قرآن کریم میں یہ طاقت رہی ہے بلکہ اس اصلاح کے لئے وہ مخصوص ہے جو صرف انجیل اور توریت جانتا تھا۔ حالانکہ وہ قرآن میں الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی بھی پڑھتا ہے مگر اس نعمت کو علیکم کیلئے نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ کے لئے مخصوص کئے ہوئے ہے۔ اگر اسکی نظر میں دین کامل ہوتا اور اسکا یہ عقیدہ ہوتا کہ تمام قسم کی نعمتیں (علیکم) امت محمد صلعم پر پوری ہوگئی ہیں۔ تو اسکے مان لینے میں اسی قدر بھی عذر نہ ہوتا کہ آخری زمانہ کے مفاسد کی اصلاح اور طاقت اللہ نے آنحضرت صلعم کی امت کو دی ہے جبکہ یہ ثابت ہے کہ یہ بھی ایک نعمت ہے اور تمام اقسام نعمت امت محمد صلعم پر پوری کر دی گئی ہے جیسا کہ علیکم کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے وہ نادان مولوی یہ نہیں جانتا کہ امت کو کنتم خیر امت اسی واسطے کہا گیا ہے کہ اسکے لئے اتممت علیکم نعمتی آچکا ہے وہ یہ نہیں سمجھتا کہ حیات النبی اور پہلوان رب جلیل آنحضرت صلعم اسی واسطے ہیں کہ قیامت تک آپکی تعلیم اور آپکے فیضان سے ایسے شاگرد ہوتے رہینگے جو دین محمد صلعم کو زندہ مذہب ثابت کرتے رہینگے ان بے سمجھوں کی سمجھ میں گویا یہ امت نہایت ناقص اور ادنیٰ بھی قابلیت نہیں کہ اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلعم کی نبوت اور محبوبیت اور کامل استاد ہونے کے دلائل سے دنیا کو پاک اور دین کی طرف راہنمائی کر سکے چونکہ ان کے خیال میں یہ امت ناقص اور خیر امت تھی اسواسطے ضرورت پڑی کہ حضرت مسیح ناصری کو جس کی نبوت پر اگر محمد رسول اللہ مہر نہ فرماتے اور اس کی تصدیق قرآن میں نہ ہوتی تو اسکے منجانب اللہ ہونے پر آج کوئی دلیل اور ثبوت پیش ہی نہیں ہو سکتا تھا) زندہ بجا کر آسمان پر حوائج بشری سے مستثنےٰ کر کے بٹھا دیا جائے۔ تا وہ آخری زمانہ میں نازل ہو کر اسلام اور آنحضرت صلعم پر بہت بڑا احسان کرے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؎

مولوی صاحب یہی توحید ہے ؎ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے
کیا یہی توحید حق کا راز تھا ؎ جسپہ رسولوں نے تمہیں اکثر کہا

کلمہ گو کہلاکر آنحضرت صلعم کی یہ ہتک کہ رسولاً الی بنی اسرائیل کے مخاطب کو قل انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کا تاج پہننے والے شہنشاہ سے بھی بڑھکر اصلاح کرنے والا یقین کرتے ہو۔ حیا یہ اور محسن کشی نہیں شرم کرو حضرت عیسیٰ کو آسمان پر چڑھاتے ہو اور رسول عربی خاتم النبیین فخر الاولین والآخرین کو خاک میں سلاتے ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غرض قرآن سے یہ ثابت ہے کہ خلفاء محمد رسول اللہ صلعم موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء کے مثیل ہونگے جیسا کہ خود آنحضرت صلعم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے جو انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً سے عیان ہے پس آنحضرت صلعم کے آخری خلیفہ کا مثیل مسیح ہونا بھی نہایت ضروری ہوا۔ اور حدیث صدی کے سر پر امام کا ہونا بیان فرما رہی ہے جسکی صحت متواتر چلی آرہی ہے اور خدا کا فعل اسکی تصدیق کر رہا ہے اسواسطے چودھویں صدی کا مسیح ہی امام مہدی ہوگا اور یہ آنحضرت صلعم کی بزرگیوں میں سے بزرگی ہے کہ آپکا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے جیسا کہ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے افضل تھے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے ؎ پس اگر کوئی شخص امت محمد صلعم میں سے مسیح موعود ہونیکا مدعی ہو تو اس امر کا ثبوت بھی دے کہ آنحضرت صلعم کا غلام بھی مسیح ہو سکتا اور آنحضرت صلعم کی اتباع سے وہ نبوت کے اس مقام کو جو بروز کے اس نام سے موسوم ہے حاصل کر سکتا ہے تو بتاؤ جبکہ یہ دعویٰ اسکا قرآن اور حدیث کی بنا پر ہے تو پھر تم کیوں غلام احمد کی مخالفت کرتے ہو جبکہ احمد کے غلام کے مسیح ہونے سے دین محمد صلعم کی عظمت اور پیارے آقا سید المرسلین اور خاتم النبیین کی شان نظر آتی ہے ؎ برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے ؎ جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے ؎ القصہ دعویٰ امامت کی بنا اسی مشہور حدیث پر ہے جس کو قریب قریب ہر فرقہ تسلیم کئے ہوئے ہے اور جس کی تصدیق کے لئے ہر صدی کے سر پر امام ہوتا رہا ہے پھر یہ عقیدہ موجب ہے کہ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیۃ (جو امام زمان کو نہ پہچانے یا نہ مانے اور مر جائے تو کفر یا جہالت کی موت مرتا ہے) موجود ہے۔ پس فرض ہے۔ کہ کہ حضرت مرزا غلام احمد امام زمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو مان لیا جاوے تم خود غور کرو۔ کہ اگر آپ مفتور علیہ السلام امام نہیں تو بتاؤ پھر آج دوسرا کون ہے جو ان کے سوا چودھویں صدی کے سر پر مدعی امامت ہوا۔ اور اپنے دعوے کو جیسے دلائل قاطعہ سے مضبوط کیا ہے پس یاد رکھو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا ماننا ایمان اور اسلام کی حفاظت کیلئے ہر شخص پر فرض ہے ورنہ کفر کی موت کا فتویٰ آنحضرت صلعم دے چکے ہیں

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر بام قاسم علی کے لئے شائع ہوا)